سوال

میرے پاس اکثر لوگ ادھار پیسے لینے کے لیے آتے ہیں۔ میں انہیں کچھ رقم فراہم کرتا ہوں جتنی ان کو درکار ہوتی ہے لیکن اس کے عوض میں ان سے چیک وغیرہ ضمانت کے طور پر لیتا ہوں اور قرض کی واپسی کی مقررہ مدت پر قرض کے ساتھ اضافی رقم یا جنس لیتا ہوں جو میں پہلے سے بتاتا ہوں کہ میں آپ سے فلاں جنس بازار سے 800، 600 یا 500 کم قیمت پر خریدوں گا۔ یعنی اگر میں نے کسی کو دو لاکھ روپے دیے ہیں تو میں اس سے مقررہ مدت پر قرض کے ساتھ کچھ اضافی رقم یا جنس لوں گا۔ اگر موجودہ قیمت 10 ہزار فی بوری ہے تو میں اس سے 9200 کے حساب سے جنس لوں گا۔ کیا میرا یہ عمل شریعت کی رو سے حلال ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کو خیر اور بھلائی کے کام میں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے، اگر آپ صاحب ثروت ہیں کوئی مسلمان آپ سے کسی جائز کام کے لیے قرض مانگتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اس کے ساتھ تعاون کریں، یہ آپ کا اس پر احسان ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (التوبۃ: 120)

یقینا اللہ تعالی نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ، فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ (السلسلۃ الصحیحۃ: 86)

قرض دینے والے کو قرض کی واپسی کی طے شدہ تاریخ آنے تک ہر دن کے بدلے اس کے دیے گئے قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے، اور اگر وہ قرض کی واپسی کی طے شدہ تاریخ آنے کے بعد مہلت دے دے تو اسے ہر دن کے بدلے قرض کی دگنی مقدار کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

1. اگر آپ کسی کو قرض دے کر زیادہ وصول کرتے ہیں تو یہ سود ہے اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۔ (البقرۃ: 278-279).

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مؤمن ہو۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے

آگاہ ہوجاؤ، اور اگر توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کروگے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آکِلَ الرِّبَا، وَمُؤْکِلَہُ، وَکَاتِبَہُ، وَشَاہِدَیْہِ»، وَقَالَ : «ہُمْ سَوَاءٌ» (صحیح مسلم، المساقاۃ: 1598).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، اور سود کے گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

1. اگر آپ کسی کو قرض دے کر اس سے سستے داموں جنس خریدتے ہیں تو یہ بھی حرام ہے، کیونکہ آپ نے قرض اور کاروبار کو اکٹھا کردیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض اور کاروبار کو اکٹھا کرنے سے منع کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَبَیْعٌ (سنن أبي داود، الإجارۃ: 3504) (صحیح)

ادھار اور بیع (کاروبار) حلال نہیں ہیں۔

1. علماء کے ہاں مسلمہ قاعدہ ہے کہ قرض کے بدلے فائدہ حاصل کرنا سود ہے آپ بھی قرض دے کر مقروض سے فائدہ حاصل کرتے ہیں جو چیز وہ کسی دوسرے شخص کو زیادہ پسوں کے عوض بیچے گا وہ آپ کو قرض کی وجہ سے کم قیمت پر دے گا۔

2. آپ پر واجب ہے کہ اس گناہ سے توبہ کریں، جو کچھ ہوچکا اس پر ندامت کا اظہار کریں، اور پختہ عزم کریں کہ آئندہ ایسے عظیم گناہ اور جرم کا ارتکاب نہیں کریں گے، جس سے قرآن واحادیث میں منع کیا گیا ہے۔

3. اللہ تعالی نے آپ کو مال ودولت سے نوازا ہے، ضرورت مند مسلمان کو قرضہ دیں، اللہ تعالی آپ کو اس کا بہت زیادہ اجر عطا فرمائے گا جیسا کہ مذکورہ بالا سطور میں گزر چکا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی